



سوال

(1175) دو حدیثوں کا معنی

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک حدیث ہے (أَيُّ امْرَأَةٍ وَصَّغَتْ شَيْبًا بِنَافِي غَيْرِ بَيْتِ رُؤُوسِنَا فَهِيَ بَيْتُكَ سِوَاهَا فَيَمَانِيَّتُنَا وَبَيْنَ اللَّهِ) اور روایت میں ہے (فَهَذَا بَيْتُكَ مَا يَمَانِيَّتُنَا وَبَيْنَ اللَّهِ مِنْ حِجَابٍ) اس حدیث کے کیا معنی ہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام على رسول اللہ، أما بعد!

یہ صحیح حدیث ہے جو سنن ابی داؤد میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ ان کے پاس اہل شام کی کچھ عورتیں آئیں، تو انہوں نے ان سے پوچھا کہ کیا تم ان بستیوں والی ہو جن کی عورتیں حماموں میں جاتی ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں، تو انہوں نے کہا:

(إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَيُّ امْرَأَةٍ وَصَّغَتْ شَيْبًا بِنَافِي غَيْرِ بَيْتِ رُؤُوسِنَا، فَهَذَا بَيْتُكَ مَا يَمَانِيَّتُنَا وَبَيْنَ اللَّهِ مِنْ حِجَابٍ)

”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، فرماتے تھے کہ جو کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر کے علاوہ کہیں اور اپنے کپڑے اتارتی ہے تو وہ اپنے اور اللہ کے درمیان جو پردہ ہے اسے چاڑھتی ہے۔“ (سنن ابی داؤد، کتاب الحمام، باب (1)، حدیث: 4010 و سنن الترمذی، کتاب الادب، باب دخول الحمام، حدیث: 2803 سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب دخول الحمام، حدیث: 3750 و مسند احمد بن حنبل: 267/6، حدیث: 26347) تمام روایات میں الفاظ کا معمولی فرق/ اختلاف موجود ہے۔

اہل علم نے اس حدیث کے بارے میں بیان کیا ہے کہ مسلمان عورت کو قطعاً روا نہیں ہے کہ اپنے شوہر کے گھر کے علاوہ کہیں اور عریاں ہو۔ مگر اس حدیث کا تعلق اس بات سے ہے کہ عورتوں کو حماموں (11) میں جانا منع ہے، سوائے اس کے کہ حشر باپردہ ہوں۔ ورنہ اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ وہ رشتہ جو عورت کے لیے ابدی طور پر حرام اور محرم ہیں، مثلاً باپ اور بھائیوں کے گھروں میں وہاں عورت کو (پردے کے) کپڑے اتارنا جائز ہے بالخصوص جب سامنے لڑکے نہ ہوں، صرف لڑکیاں ہی ہوں، تو اس کے لیے یہ عمل جائز ہے۔ عوامی حمامات میں یا ایسے گھروں میں جہاں غیر محرم مرد بھی ہوں وہاں اس طرح سے بے پردہ ہونا جائز نہیں ہے۔ اگر عوامی حمام میں جانے اور پردے کا اہتمام رکھے تو جائز ہے مگر ناپسندیدہ اور مکروہ بھی ہے، کیونکہ حدیث میں ہے:

(الشَّوَابِيَةُ يُقَالُ لَهَا: الْحَمَامُ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ يَنْفَعِي وَيَنْفَعُ، فَتَالَ: «فَمَنْ دَخَلَهَا فَلَيْسَتْ بِمَرْءٍ» - الحاکم وصححه ووافقه الذہبی، الضیاء المقدسی فی المختارہ والطبرانی وصححه الشیخ الالبانی رحمہ اللہ

(تعالیٰ)



”اس گھر (اور جگہ) سے بچو جسے حمام کہا جاتا ہے۔ صحابہ نے کہا: اسے اللہ کے رسول، یہاں صفائی ہوتی ہے اور فائدہ ہوتا ہے، تو آپ نے فرمایا کہ جو اس میں جائے باپردہ ہو کر جائے۔“ (المستدرک للحاکم: 320/4، حدیث: 7778، مصنف عبد الرزاق: 290/1، حدیث: 1117 والسنن الکبریٰ للبیہقی: 309/7، حدیث: 14583۔)

[1] مترجم کتا ہے کہ اس سے مراد علاقہ شام وغیرہ میں معروف عوامی حمام ہیں جہاں خاص انداز سے غسل کیا اور کرایا جاتا ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلو پیڈیا

صفحہ نمبر 829

محدث فتویٰ